رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

خطبہ نمبر ۲۴

یوم پنجشنبہ

۴ ذیقعدہ ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۴ احسان ۱۳۳۵ ہش | ۱۴ جون ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۳۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳ جون ۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی صحت کے متعلق مری سے ۱۰ جون کا چلا ہوا حسب ذیل تار کل مورخہ ۱۲ جون کو یہاں موصول ہوا ہے۔

"مجھے پرسوں بہت تکلیف ہوگئی تھی جس کا اثر ابھی تک طبیعت پر باقی ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

طے شدہ اور غیر طے شدہ علاقوں سے آئے ہوئے مہاجرین کے درمیان کوئی تفریق نہیں کی جائیگی

معاوضوں کی ادائیگی سے متعلق مرکزی حکومت کا وضاحتی اعلان

کراچی ۱۲ جون ۔ مرکزی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ وہ معاوضوں کی ادائیگی میں طے شدہ اور غیر طے شدہ علاقوں سے آئے ہوئے مہاجرین کے درمیان تفریق کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ کل رات وزارت مہاجرین کی طرف سے ایک پریس نوٹ جاری کیا گیا جس میں اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ طے شدہ اور غیر طے شدہ علاقوں کے دعوے رجسٹر کرنے میں کوئی امتیاز روا نہیں رکھا گیا ہے۔ یہ امر ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ حکومت معاوضوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں اس قسم کا امتیاز برتنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

پریس نوٹ میں وزارت مہاجرین کے بعض افسروں کے تبادلے کے متعلق بھی وضاحت کی گئی ہے۔ . . . . . .

اس ضمن میں واضح کیا گیا ہے کہ بالعموم ان افسروں کو تبدیل کیا گیا ہے جو ایک ہی جگہ پر تین سال سے زائد عرصہ سے کام کر رہے تھے۔ ان کے تبادلوں میں سرکاری کام کی باحسن وجوہ سرانجام دہی کے سوا اور کسی امر کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ کسی خاص علاقے کے افسروں کو بعض خاص اغراض کے تحت تبدیل کرنا مقصود تھا۔ بے قاعدہ اور ایک ہی شخص کے نام ایک سے زیادہ الاٹمنٹوں کے متعلق پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ ڈھاکہ ہائی کورٹ کے سابق جج مسٹر تھامس ایلس اس بارے میں تحقیقات کر رہے ہیں۔ اور پولیس ناجائز الاٹمنٹوں کے بارے میں ان کی ہدایت کے مطابق ہی تحقیقات کر رہی ہے۔

یاد رہے کہ حال ہی میں وزارت مہاجرین کے طرز عمل کے متعلق بعض حلقوں میں نکتہ چینی کی گئی تھی۔ یہ پریس نوٹ اس کی وضاحت کے طور پر جاری کیا گیا ہے۔

فارموسا کا مسئلہ طے کرنے میں چین کی طرف سے طاقت استعمال نہ کرنے کا مشروط وعدہ

امریکہ نے کمیونسٹ چین کی تجویز مسترد کر دی ۔ امریکی قیدی رہا کرنے کا مطالبہ

پیکنگ ۱۲ جون ۔ کمیونسٹ چین نے کہا ہے کہ وہ فارموسا کا مسئلہ حل کرنے میں طاقت استعمال نہ کرنے کا وعدہ کرنے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ امریکہ جنیوا میں دونوں ملکوں کے سفیروں کے درمیان ابتدائی بات چیت پر رضامند ہونے کے علاوہ دونوں ملکوں کے وزراء خارجہ کی ملاقات کا انتظام کرے۔ وزراء کی ملاقات سفیروں کی ملاقات میں کامیابی کے بعد ہونی چاہیئے۔ امریکہ نے کمیونسٹ چین کی یہ تجویز مسترد کر دی ہے۔ امریکہ کا کہنا ہے کہ اس قسم کی بات چیت شروع کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ چین امریکی قیدیوں کو رہا کر دے۔ ان کی رہائی کے متعلق پہلے ہی سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ اس کے باوجود انہیں تاحال رہا نہیں کیا گیا ہے۔

امریکی سینیٹ سے صدر آئزن ہاور کی اپیل

واشنگٹن ۱۲ جون ۔ صدر آئزن ہاور نے کل سینیٹ سے اپیل کی ہے کہ غیر ملکی امداد کے بل میں ایک ارب ڈالر کی تخفیف شدہ رقم کو بحال رکھا جائے۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے کل ایک پریس کانفرنس میں امید ظاہر کی کہ سینیٹ اس رقم کو بحال کر دے گی۔ یاد رہے کہ گذشتہ پیر کے روز ایوان نمائندگان نے غیر ملکی امداد کے بل میں ایک ارب ڈالر کی کمی کر دی تھی۔ اب یہ بل سینیٹ میں زیر بحث آئے گا۔

ایشیائی افریقی گروپ نے الجزائر کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے کا فیصلہ کر لیا

نیویارک ۱۳ جون ۔ ایشیائی افریقی گروپ نے الجزائر کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا ایک اجلاس بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں سلامتی کونسل کے ہنگامی نام جو مراسلہ تیار کیا گیا ہے اس پر اکثر ممبران نے دستخط کر دیئے ہیں۔ ہندوستان کے سوا باقی دوسرے ممبر بھی عنقریب اس پر دستخط کر دیں گے۔ ہندوستان اجلاس بلانے کا مطالبہ کرنے کے خلاف ہے۔ اس بناء پر حکومت فرانس نے ہندوستان کا شکریہ ادا کیا ہے۔

سمندر کی طوفانی لہریں

کراچی ۱۳ جون ۔ کراچی کے نشیبی علاقوں میں کل پھر سمندر کی طوفانی لہریں آئیں۔ بعض علاقوں میں دو فٹ سے لے کر . . . . چار فٹ تک سمندر کا پانی کھڑا ہے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ جون ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت ابھی تک ویسی ہی ہے کوئی خاص فرق نہیں۔ اعصابی بے چینی کے علاوہ طبیعت بہت مضمحل رہتی ہے۔

احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ کا درجہ حرارت

ربوہ ۱۳ جون ۔ کل ربوہ میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۱۴ اور کم سے کم ۹۲ رہا۔

روسی وزیر خارجہ ہفتہ کو قاہرہ پہنچ رہے ہیں

قاہرہ ۱۳ جون ۔ روسی سفیر مقیم قاہرہ نے کل یہاں مصری حکام سے بات چیت کرنے کے بعد بتایا کہ روسی وزیر خارجہ مسٹر شیپی لوف ہفتہ کے روز قاہرہ پہنچ رہے ہیں۔ وہ یہاں اس یادگار تقریب میں شرکت کریں گے جو سویز سے برطانوی فوجوں کے انخلاء کے سلسلہ میں منعقد کی جا رہی ہے۔ مسٹر شیپی لوف واپسی پر ایتھنز بھی جائیں گے۔

سپریم سوویٹ کے صدر سے سیف الاسلام البدر کی ملاقات

ماسکو ۱۳ جون ۔ یمن کے ولیعہد شہزادہ سیف الاسلام البدر نے کل سپریم سوویٹ کے صدر سے ملاقات کی۔ روسی وزیر خارجہ مسٹر شیپی لوف نے کل شہزادہ البدر کے اعزاز میں ایک دعوت دی تھی۔ اس دعوت کے موقعہ پر ہی یہ ملاقات ہوئی۔ بعد میں مسٹر شیپی لوف نے کہا شہزادہ البدر کے دورہ کی وجہ سے روس اور یمن کے تعلقات اور زیادہ استوار ہو جائیں گے۔ اور اس سے امن کے امکانات کو مستحکم کرنے میں مدد ملے گی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر ۔ بی اے ایل ایل بی

خطبہ جمعہ

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ افغانستان کے احمدیوں کے لئے امن کی صورت پیدا فرمائے

میرا تجربہ یہ ہے کہ اسلامی ممالک میں اسلام کے اثر کے ماتحت خداترسی اور اخلاق کا زیادہ بہتر نمونہ پایا جاتا ہے

از حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ مارچ ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ ابھی تک شائع نہیں ہو سکا تھا۔ اب صیغہ زود نویسی اس خطبہ کو اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسے ملاحظہ نہیں فرمایا۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی ازہری)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں نے اپنے

ایک گزشتہ خطبہ میں

جو ۲ مارچ کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے، جنازوں کا اعلان کرتے ہوئے ایک واقعہ کا ذکر کیا تھا۔ جن صاحب سے اس واقعہ کا تعلق تھا۔ چونکہ انہوں نے اس کی تردید بھیجی ہے۔ اس لئے میں بھی آج اس کی تردید کر دیتا ہوں۔ میں نے اپنے خطبہ میں صوفی عبدالرحیم صاحب بھیرہ والوں کے متعلق ذکر کیا تھا۔ کہ وہ مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی شہادت کے موقعہ پر کابل میں موجود تھے۔ اور اسی شہادت سے متاثر ہو کر انہوں نے احمدیت قبول کی تھی۔ اب ان کے ایک رشتہ دار شیخ فضل کریم صاحب پراچہ نے لکھا ہے کہ صوفی عبدالرحیم صاحب جو میرے ماموں زاد بھائی تھے۔ انہوں نے خود اپنی زندگی میں مجھے یہ واقعہ سنایا تھا اور میں نے یہ واقعہ لکھ کر اسی وقت الفضل میں بھی شائع کرا دیا تھا۔

صحیح واقعہ یہ ہے

کہ وہ ان دنوں افغانستان میں رہتے تھے۔ اور غیر احمدی تھے۔ جس دن مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو شہید کیا گیا اس دن وہ کہیں باہر گئے ہوئے تھے۔ اور اس موقعہ پر موجود نہیں تھے۔ اس کے چند ہفتے بعد دو اور احمدیوں کو سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور وہ ملا عبدالحلیم صاحب اور قاری نور علی صاحب تھے۔ ان کی شہادت [illegible] صاحب شامل تھے۔ اس وقت وہ [illegible] تھے اور سمجھتے تھے کہ انہیں پتھر مار کر ہلاک کرنا ثواب کا کام ہے۔ اس لئے انہوں نے نہ صرف خود پتھر مارے بلکہ اپنے ان رشتہ داروں کو جو بھیرہ میں رہتے تھے ثواب میں شریک کرنے کے لئے ان کی طرف سے بھی پتھر مارے مگر ان دونوں

احمدیوں کا ایمان اور ثابت قدمی

دیکھ کر وہ بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ کس طرح پتھر کھانے کے بعد بھی اپنے عقائد کے سچے ہونے کی شہادت دیتے جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب وہ ہندوستان پہنچے۔ تو انہوں نے بیعت کر لی۔ اور سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو گئے۔ یہ واقعہ قریباً ۳۲ سال پہلے کا ہے۔ جو مجھے زیادہ پرانا ہونے کی وجہ سے اور بیماری کی وجہ سے ٹھیک طور پر یاد نہ رہا۔ اور میں نے خطبہ میں یہ بیان کر دیا کہ صوفی صاحب مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی شہادت کے موقعہ پر کابل میں موجود تھے۔ مولوی صاحب کی شہادت کے موقعہ پر موجود نہیں تھے بلکہ دو اور احمدیوں کی شہادت کے موقعہ پر موجود تھے۔ اور انہوں نے اپنے خیال میں ثواب کی غرض سے ان کو سنگسار کرنے میں حصہ لیا تھا۔

جیسا کہ میں پہلے خطبہ میں بیان کر چکا افغانستان میں ہمارے

ایک اور احمدی دوست

بھی شہید کر دیئے گئے ہیں۔ یہ گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ بھی آئے تھے۔ جب لوگوں کو اس بات کا علم ہوا کہ وہ ربوہ گئے تھے۔ تو انہیں پکڑ لیا گیا۔ اور علاقہ کے حاکم سے کہا گیا کہ اسے موت کی سزا دو مگر علاقہ کا حاکم کوئی شریف آدمی تھا۔ اسکے دل میں رحم تھا۔ اس نے کہا کہ میں اسکے قتل کی کوئی وجہ نہیں دیکھتا۔ ہمارے ملک میں مذہبی آزادی ہے۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ حاکم علاقہ اسے مارنے کے لئے تیار نہیں۔ تو انہوں نے قیدخانہ پر حملہ کر دیا۔ اسکے دروازے توڑ دیئے۔ اور اس احمدی کو قیدخانہ سے نکال کر لے گئے۔ اس کے بعد ان سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا وہ گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ گئے تھے۔ انہوں نے کہا ہاں میں جلسہ کے موقعہ پر ربوہ گیا تھا۔ اس پر انہیں کھلے میدان میں کھڑا کر کے

گولی مار کر شہید کر دیا گیا

اسکے علاوہ تیرہ اور احمدیوں کے متعلق بھی خبر آئی تھی کہ انہیں شہید کر دیا گیا ہے۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ یہ بات درست نہیں۔ ان تیرہ احمدیوں کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ گو وہاں ہماری جماعت کی شدید مخالفت پائی جاتی ہے جس طرح یہاں بھی ہماری مخالفت کی جاتی ہے۔ لیکن پھر بھی مسلمانوں میں کچھ نہ کچھ خداترسی ضرور پائی جاتی ہے۔ چنانچہ گزشتہ فسادات کے دنوں میں مجھے کئی مثالیں ایسی معلوم ہیں کہ جب عوام نے جوش میں آکر احمدیوں کے مکانوں پر حملہ کرنا چاہا تو غیر احمدی عورتیں ان کے مکانوں کے سامنے لیٹ گئیں۔ اور انہوں نے کہا کہ پہلے ہمیں مار لو۔ پھر بے شک احمدیوں پر بھی حملہ کر لینا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ شرمندہ ہو کر واپس چلے گئے پس بے شک مسلمانوں کے ایک طبقہ میں ہماری مخالفت پائی جاتی ہے۔ لیکن اسکے ساتھ ہی اسلامی تعلیم کے نتیجہ میں ان میں خداترسی کے نظارے بھی نظر آتے رہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں

جب صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو شہید کیا گیا۔ اور ملک میں احمدیوں کے خلاف جوش پیدا ہو گیا۔ تو کچھ احمدی وہاں سے بھاگ کر ہندوستان آ گئے۔ مجھے یاد ہے جب امان اللہ خان سابق شاہ افغانستان تخت پر بیٹھا۔ تو اس نے انگریزوں سے لڑائی کی۔ اور اتفاق ایسا ہوا۔ کہ اس لڑائی میں پٹھانوں کا پلہ بھاری رہا۔ عام طور پر سمجھا جاتا تھا کہ انگریزوں کے مقابلہ میں پٹھانوں کی طاقت کچھ بھی نہیں۔ لیکن میں نے ان دنوں رؤیا میں دیکھا۔ کہ اگر انگریزوں نے اس محاذ جنگ پر اپنے چوٹی کے افسر نہ بھیجے۔ تو انہیں شکست ہوگی۔ نادر شاہ جو موجودہ شاہ افغانستان کے والد تھے۔ وہ افغان فوج کے جرنیل تھے۔ انہیں خدا تعالیٰ نے توفیق دی اور انہوں نے کامیابی کے ساتھ انگریزوں کو پیچھے دھکیلنا شروع کر دیا۔

اتفاق کی بات ہے

کہ اس لڑائی کے کچھ عرصہ بعد میں شملہ گیا۔ تو وہاں گورنمنٹ آف انڈیا کے ہوم سیکرٹری نے مجھے چائے پر بلایا۔ اس وقت کے چیف آف دی جنرل سٹاف بھی ان کے ساتھ تھے۔ باتوں باتوں میں میں نے انہیں اپنی رؤیا سنائی۔ اس پر چیف آف دی جنرل سٹاف بے اختیار بول اٹھے کہ آپ کی رؤیا بالکل درست ہے اور میں اسکا گواہ ہوں۔ میں ان دنوں اس فوج کا کمانڈر تھا جو پٹھانوں سے لڑ رہی تھی

ایک حد تک پٹھان فوج ہمیں دھکیل کر اتنا پیچھے لے گئی۔ کہ ہماری شکست ہی کوئی شبہ باقی نہ رہا تھا۔ اور ہمیں مرکز کی طرف سے یہ احکام موصول ہو گئے تھے۔ کہ فوجیں واپس لے آؤ۔ چنانچہ ہم نے اپنا سامان ایک حد تک واپس بھی بھیج دیا تھا۔ لیکن اتفاق ایسا ہوا۔ کہ پٹھان فوج کو ہماری فوجی طاقت کے متعلق غلطی لگ گئی۔ اور وہ آگے نہ بڑھی۔ اگر وہ آگے بڑھ آتی۔ تو افغان فوج ڈیرہ اسماعیل خاں تک ہمیں دھکیل کر لے آتی۔ اور ہمارے ہاتھ سے پنجاب بھی نکل جاتا۔

اس لڑائی کے بعد افغانستان کا ایک وفد منصوری آیا۔ میں نے اپنا ایک وفد منصوری بھیجا۔ تاکہ وہ

افغان نمائندوں سے گفتگو

کرسکے۔ انہوں نے ان سے کہا۔ کہ آخر ہمارا کیا قصور ہے۔ کہ آپ کے ملک میں ہمارے آدمی مارے جاتے ہیں۔ نیک محمد خاں صاحب جو غزنی کے گورنر میر احمد خاں صاحب کے بیٹے ہیں۔ اس وفد کے ایک ممبر تھے۔ جو ہم نے منصوری بھیجا۔ افغان وفد میں محمود طرزی صاحب بھی تھے۔ جو امان اللہ خاں کے خسر تھے۔ اور حکومت افغانستان کی طرف سے پیرس میں سفیر بھی رہ چکے تھے۔ اور ایک ہندو وزیر تھے۔ جو اس وقت حکومت افغانستان کے وزیر خزانہ تھے۔ ہندو وزیر نے نیک محمد خاں صاحب کو دیکھتے ہی کہا۔ تم تو پٹھان ہو۔ تم یہاں کیسے آئے ہو۔ انہوں نے کہا میں احمدی ہوں۔ آپ کے ملک میں امن نہیں تھا۔ اس لئے میں یہاں آگیا۔ وزیر نے کہا تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ انہوں نے کہا۔ میں

غزنی کا رہنے والا ہوں

اور وہاں کے گورنر میر احمد خاں صاحب کا بیٹا ہوں۔ ہندو وزیر روتے ہوئے نیک محمد خاں صاحب سے بغلگیر ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ تم میر احمد خاں کے بیٹے ہو۔ اور یہاں پھر رہے ہو۔ میر احمد خاں تو میرا بھائی تھا۔ تمہیں افغانستان میں کون کچھ کہہ سکتا ہے۔ تم اپنے وطن میں واپس آجاؤ۔ میں تمہاری حفاظت کروں گا۔ محمود طرزی صاحب نے بھی کہا۔ کہ اگر تم افغانستان آجاؤ۔ تو تم پر کوئی سختی نہیں ہوگی۔ میں خود نگرانی کروں گا۔ تم ایک درخواست بھیج دو۔ تو میں تمہاری واپسی کا انتظام کردوں گا۔ چنانچہ ہم نے

مولوی نعمت اللہ خاں صاحب

کو جو پہلے سے افغانستان میں موجود تھے۔ محمود طرزی صاحب سے ملنے کے لئے کہا۔ اور انہوں نے حسب وعدہ احمدیوں کی بعض تکالیف کا ازالہ کر دیا۔ اس موقع پر ہمارے مبلغ نے اپنے آپ کو جس طرح گورنمنٹ کے سامنے ظاہر کر دیا تھا۔ پبلک پر بھی ظاہر کر دیا۔ شروع میں تو امان اللہ خاں نے دلیری دکھائی۔ اور جہاں کہیں احمدیوں پر سختی ہوتی تھی۔ وہ خود فون کے ذریعہ اسے روکتا۔ اور کہتا کہ ہمارے ملک میں ہر شخص کو

مذہبی آزادی حاصل ہے

لیکن بعد میں مولویوں سے ڈر گیا۔ اور مولوی نعمت اللہ خاں کو سنگسار کرنے کا حکم جاری کر دیا گیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے بھی امان اللہ خاں کو بغیر سزا کے نہ چھوڑا۔ جب نادر شاہ نے برسر اقتدار آنا چاہا۔ تو لازماً ہمیں اس سے ہمدردی تھی۔ مگر نادر شاہ کو فوج نہیں ملتی تھی۔ اس نے خیال کیا۔ کہ اگر وزیری اس کے ساتھ مل جائیں۔ تو اسے فتح کی امید ہو سکتی ہے چنانچہ وہ سرحد پر آیا۔ اور اس نے وزیریوں کو ساتھ ملانے کی کوشش کی۔ لیکن انہوں نے اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔ وہاں ایک احمدی حکیم تھے۔ جن کا وزیریوں پر اثر تھا۔ انہوں نے نادر شاہ کے حق میں

وزیریوں میں پروپیگنڈا

کیا۔ چنانچہ آہستہ آہستہ وزیری اس کے ساتھ شامل ہونے لگے۔ اور تھوڑے سے عرصہ میں ہی ایک بڑا لشکر تیار ہو گیا۔ ایک اور احمدی نوجوان بھی وہاں تھے۔ جو خوست کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے بھی اس کی مدد کی۔ چنانچہ نادر شاہ نے ان دونوں کو محبت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور وزیریوں کے اس لشکر کے ذریعہ شاہی فوج کو شکست دی۔ اور افغانستان کے تخت پر قابض ہو گیا۔ فتح کے بعد اس نے احمدیوں سے کہا۔ کہ تم افغانستان واپس چلو۔ میں تمہیں آزادی دوں گا۔ لیکن جب کچھ مدت تک انتظار کرنے کے باوجود احکام جاری نہ ہوئے۔ تو احمدی دوست نادر شاہ سے ملے۔ اور اسے اس کا وعدہ یاد دلایا۔ نادر شاہ نے کہا۔

مجھے اپنا وعدہ خوب یاد ہے

لیکن اگر موجودہ مخالفت کے دور میں میں نے احکام جاری کر دیئے۔ تو مجھے خوف ہے۔ کہ افغان کہیں مجھے ہی نہ مار ڈالیں۔ آپ کچھ دیر صبر کریں۔ مناسب موقع ملنے پر میں احکام جاری کر دوں گا۔ پھر چند ماہ اور گذر گئے۔ لیکن پھر بھی حکومت کی طرف سے کوئی احکام جاری نہ ہوئے۔ اس پر ہمارے احمدی دوست پھر نادر شاہ سے ملے۔ اور کہا۔ کہ اب تو ہم تنگ آچکے ہیں۔ آخر آپ کب احکام جاری فرمائیں گے۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد نادر شاہ نے کہا۔ مجھے

ایک ترکیب سوجھی ہے

میں تمہارے خلاف حکومت کے پرانے حکم کی تائید کر دیتا ہوں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں یہ حکم بھی دے دیتا ہوں۔ کہ اگر کسی نے دوسرے شخص پر کوئی ایسا الزام لگایا۔ جس کی سزا موت ہوئی۔ اور وہ تحقیقات کے بعد جھوٹا ثابت ہوا۔ تو الزام لگانے والے کو بھی موت کی سزا دی جائیگی۔ اس نے عام لوگوں پر قیاس کرتے ہوئے خیال کیا۔ کہ جب کسی شخص کو یہ پتہ لگ جائے گا۔ کہ اب اسے موت کی سزا ملنے والی ہے۔ تو وہ احمدی ہونے سے انکار کر دے گا۔ اور دوسری طرف الزام لگانے والا ڈرے گا کہ اگر تحقیقات پر اس نے احمدی ہونے سے انکار کر دیا۔ تو مجھے موت کی سزا ملے گی۔ چنانچہ

واقعہ میں ایسا ہی ہوا

اس اعلان کے نتیجہ میں لوگ ڈر گئے۔ کہ اگر ہم کسی کو قادیانی کہیں گے۔ اور وہ موقعہ پر قادیانی ہونے سے انکار کر دے۔ تو ہمیں موت کی سزا ملے گی۔ اس کے نتیجہ میں احمدی بے دھڑک وہاں رہنے لگ گئے۔ انہیں کوئی کچھ نہیں کہتا تھا۔ ظاہر شاہ کے وقت میں بھی ایسا ہوا۔ کہ اگر کسی والی نے احمدیوں کو پکڑ لیا۔ اور ان سے رشوت طلب کی۔ تو بادشاہ نے نہ صرف انہیں آزاد کروا دیا۔ بلکہ والی نے اگر کچھ روپیہ لے لیا تھا۔ تو وہ بھی واپس دلوا دیا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ سب کچھ اسلام کے اثر کی وجہ سے ہے۔ چاہے ان کے ملک میں کتنی خیر آئینی ہے۔ مگر چونکہ وہ مسلمانوں کی نسل سے ہیں۔ اس لئے ان میں

کسی حد تک نیکی کا مادہ موجود ہے

اب بھی یہ خبر ملی ہے۔ کہ تیرہ احمدی جو گرفتار کئے گئے تھے۔ حکومت نے انہیں رہا کر دیا ہے۔ یہ چیز بتاتی ہے۔ کہ چاہے مسلمانوں میں کتنی خرابیاں ہوں۔ اسلامی تعلیم کا ان پر اسی قدر اثر ضرور ہے۔ کہ وہ انہیں نیکی کی طرف مائل کر دیتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ ہم خوشی اور افسوس کے مواقع پر حکومتوں کو تاریں دیتے ہیں۔ تو غیر احمدی اسلامی حکومتیں ہماری تو ادکم ہونے کی وجہ سے ہماری تاروں اور مخابرات کی پرواہ بھی نہیں کرتیں۔ لیکن

اسلامی حکومتیں

ان کی قدر کرتی ہیں۔ مجھے یاد ہے ابن سعود کو ایک دفعہ کسی موقعہ پر تار دی گئی۔ تو انہوں نے فوراً اپنے نام سے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ پھر ایک دفعہ اردن کے شاہ عبداللہ کو میں نے خط لکھا۔ تو انہوں نے اس کے جواب میں اپنے دستخطوں سے ایک مفصل خط بھجوایا۔ شاہ ایران کو ایک دفعہ ہمدردی کی تار دی۔ تو انہوں نے حسین اعلا کے ذریعہ جو اس وقت وزیر دربار تھے۔ شکریہ کی تار بھیجی۔ غرض میں نے دیکھا ہے۔ کہ اسلامی حکومتوں میں

بہت سے اسلامی اخلاق

ابھی باقی ہیں۔ مثلاً مصر میں ہماری جماعت کے امیر فوت ہوئے تو خود جنرل نجیب اور کرنل ناصر نے ہمدردی کی تاریں ان کے خاندان کو دیں۔ بلکہ ان میں سے ایک نے دو تاریں دیں۔ ایک تار ان کے اپنے خاندان کے رئیس ہونے کی وجہ سے اور ایک تار ان کے جماعت کے امیر ہونے کی حیثیت سے۔ لیکن یہ باتیں ان علاقوں میں نہیں پائی جاتیں۔ جو ہندو اثر کے نیچے ہیں۔ مثلاً یہی دیکھ لو۔

جب میں لاہور جاتا ہوں

تو وہاں ہماری بڑی جماعت ہے۔ اور اسمبلی کے ۲۵-۳۰ ممبر ایسے ہوتے ہیں۔ جو ہمارے ووٹوں سے ممبر بنے ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ ہندو اثر کے نیچے رہے ہیں۔ اس لئے وہ ملنے سے گھبراتے ہیں۔ لیکن جب میں پشاور گیا۔ تو اس وقت جو پارٹی مجھے دی گئی۔ اس میں صوبائی وزیر اعظم خان عبدالقیوم خاں صاحب اور دو تین اور وزیر اور جوڈیشل کورٹ کے جج بھی شریک ہوئے۔ اس کے مقابلہ میں لاہور میں بعض چھوٹے چھوٹے رئیس بھی ہماری پارٹیوں میں آنے سے گھبراتے ہیں۔ حالانکہ ان پر ہمارے احسانات بھی ہوتے ہیں۔ اور

اس کی وجہ یہی ہے

کہ لاہور کا علاقہ ہندو اثر کے نیچے رہا ہے۔ اور پشاور اسلامی اثر کے نیچے ہے۔ اس لئے وہاں ابھی تک اسلام کا اثر پایا جاتا ہے۔ افغانستان میں جو تیرہ احمدیوں کو رہا کیا گیا ہے۔ اس کو بھی میں اسلام کے اثر کا ہی نتیجہ سمجھتا ہوں۔ بلکہ

داؤد جان صاحب

کو بھی جو شہید کر دیئے گئے ہیں۔ علاقہ کے گورنر نے بچانے کی پوری کوشش کی۔ لیکن ہجوم نے حملہ کر کے انہیں باہر نکال لیا اور گولی مار کر شہید کر دیا۔ وہاں ہر شخص کے پاس ہتھیار ہوتے ہیں۔ اور جب لوگ جوش میں آجاتے ہیں۔ تو حاکم بھی ڈر جاتے ہیں۔ بہر حال میرا تجربہ یہی ہے۔ کہ جن ممالک میں اسلامی اثر پایا جاتا ہے۔ وہاں کے رہنے والوں میں زیادہ اچھے اخلاق پائے جاتے ہیں۔ ان میں زیادہ تواضع ہوتی ہے۔ اور ان میں زیادہ انکسار پایا جاتا ہے۔ لیکن جن لوگوں پر اسلامی اثر نہیں۔ یا وہ غیر قوموں کے ساتھ رہ رہ کر اپنی

اسلامی روایات

کو بھول گئے ہیں۔ ان میں اب اسلام والی باتیں نہیں پائی جاتیں۔ بلکہ ان میں غرور زیادہ پایا جاتا ہے۔ ورنہ اسلام کی برکت سے اسلامی ممالک میں بھی اگرچہ ہماری جماعت کی مخالفت کی جاتی ہے۔ مگر تعلقات کے بارہ میں ان کی حالت دوسروں کی نسبت بہت زیادہ اچھی ہے۔ ابھی پچھلے دنوں مجھے ایران کے ایک مذہبی لیڈر کا خط آیا۔ جس میں اس نے لکھا۔ کہ آئیں ہم مل کر اسلام کی خدمت کریں۔ میں نے اسے یہی لکھا ہے۔ کہ ہم تو اس کے لئے تیار ہیں۔ مگر تم خود غور کر لو۔ کہیں بعد میں لوگوں کی مخالفت پر پیچھے نہ ہٹ جانا۔ ہمارے ملک میں تو لوگوں کی یہ کیفیت ہے۔ کہ

جب مسلم لیگ قائم ہوئی

تو اس کی مالی حالت اتنی کمزور تھی۔ کہ انہیں اپنے جلسے منعقد کرنے کے لئے بھی روپیہ نہیں ملتا تھا۔ اور ہمیشہ میں انہیں مدد دیا کرتا تھا۔ لیکن اب یہ پراپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارا مسلم لیگ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہا۔

مجھے لاہور میں ایک دفعہ لکھنؤ کے ایک وکیل ملے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں قریباً نو سال مولانا محمد علی صاحب کا سکرٹری رہا ہوں اور مجھے خوب یاد ہے۔ کہ جب کبھی مسلم لیگ کا جلسہ ہوتا تھا۔ آپ کو اس میں بلایا جاتا تھا۔ اور آپ سے مشورہ لیا جاتا تھا۔ میں نے کہا۔ کہ دوسرے مسلمان تو یہی کہتے ہیں۔ کہ ہمارا مسلم لیگ سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ وہ کہنے لگے کہ کوئی شخص جو حالات سے واقف ہو۔ ایسا نہیں کہہ سکتا۔ میں خود مسلم لیگ کے جلسوں کا ایک عینی شاہد رہا ہوں۔ اور مجھے خوب یاد ہے۔ کہ آپ کو ان جلسوں میں بلایا جاتا تھا۔ اور جب روپیہ کی وجہ سے جلسہ نہ ہو سکتا تھا۔ تو آپ سے مالی امداد لی جاتی تھی۔ ہم لوگ جو ابھی تک زندہ موجود ہیں۔

اس بات کے گواہ ہیں

میں نے کہا۔ کمرہ میں بیٹھ کر آپ کے گواہی دینے سے کیا بنتا ہے۔ اگر آپ میں جرأت ہے۔ اور آپ سمجھتے ہیں۔ کہ آپ حق بات کہہ رہے ہیں۔ تو اخباروں میں بھی اپنا بیان شائع کروائیں۔

پس

حقیقت یہی ہے

کہ جن ممالک میں اسلامی اثر پایا جاتا ہے۔ ان میں ہمیں اخلاق تواضع اور انکسار نظر آتا ہے۔ اور انہیں خدا تعالیٰ سے بھی محبت ہوتی ہے۔ اسی طرح سکھوں میں میں نے دیکھا ہے۔ ان میں بھی خدا تعالیٰ کی محبت پائی جاتی ہے۔ میں نے عام طور پر دیکھا ہے۔ کہ سکھ ملنے آتے تھے۔ تو وہ ہاتھ جوڑ کر رونے لگ جاتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ دعا کریں۔ ہمیں خدا مل جائے۔ اسی طرح ہندوؤں میں بھی

ایک طبقہ ایسا ہے

جس میں خدا تعالیٰ سے ملنے کی تڑپ پائی جاتی ہے۔ بدقسمتی ہماری ہے۔ کہ ہم نے ان میں تبلیغ بند کر دی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی نعمت کو تالے لگا دیئے ہیں۔ اگر ہم انہیں تبلیغ کریں۔ تو وہ ضرور اثر قبول کر لیں۔ مجھے ایک دعوت کے موقع پر کراچی کے انڈین ہائی کمشنر ملے۔ انہوں نے باتوں باتوں میں بتایا۔ کہ مجھے اسلام کی کتابیں پڑھنے کا بڑا شوق ہے۔ اور آپ کا لٹریچر بھی میں نے پڑھا ہے۔ اسی طرح تصوف کی طرف مجھے رغبت ہے۔ اور فارسی اور عربی کی قابلیت جس قدر میں پیدا کر سکا ہوں۔ اس کے مطابق تصوف کی کتابوں کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔

غرض بڑے بڑے ہندوؤں میں بھی خدا تعالیٰ کا خوف پایا جاتا ہے۔ مدراس کے

مشہور کانگرسی لیڈر شری راجگوپال اچاریہ

کے متعلق میں نے دیکھا ہے۔ کہ ان میں بھی خدا تعالیٰ کا خوف پایا جاتا ہے۔ اور ان کا دل چاہتا ہے۔ کہ ہندوستان میں عدل و انصاف قائم رہے۔ اور مسلمانوں کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ لیکن ہم ان لوگوں تک اسلام کی تعلیم مناسب طریق سے نہیں پہنچاتے بہر حال

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے

کہ حکومت افغانستان نے ہمارے تیرہ احمدیوں کو چھوڑ دیا۔ جو دوست شہید کر دیئے گئے ہیں۔ ان کی شہادت میں بھی گورنمنٹ کا کوئی دخل نہیں۔ لوگ انہیں زبردستی قید خانہ سے نکال کر لے گئے۔ اور شہید کر دیا۔ بہر حال دوست دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس ملک میں احمدیوں کے لئے امن کی صورت پیدا کرے۔ اور جن لوگوں نے وحشیانہ نمونہ دکھایا ہے۔ انہیں ہدایت دے۔ آخر وہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ چاہے۔ تو وہ انہیں ہدایت دے سکتا ہے۔

ابو سفیان کو ہی دیکھ لو

وہ اسلام کا کتنا مخالف تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اسے ہدایت دے دی۔ اور اس نے اسلام کو قبول کر لیا۔ پھر یہ تو پہلے سے مسلمان کہلاتے ہیں۔ ان کو ہدایت دینا اس کے لئے کونسا مشکل امر ہے۔ پس دعا کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کی وحشت کو دور کرے۔ اسی طرح حکومت افغانستان کے لئے بھی دعائیں کرو۔ آخر اس نے بھی بعض مواقع پر

انصاف کا نمونہ

دکھایا ہے۔ جب صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید کئے گئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ کہ امیر حبیب اللہ خاں سے پہلا پتھر چلانے کے لئے کہا گیا۔ اس پر اس نے پتھر مارنے سے انکار کر دیا۔ گویا اس نے آخری وقت تک اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف پایا جاتا تھا۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ ان لوگوں میں خدا تعالیٰ کا مزید خوف پیدا ہو۔ اور پاکستان اور افغانستان کے درمیان جو اختلاف پیدا ہو رہا ہے۔ وہ دور ہو۔ اور دونوں ممالک کے رہنے والے سیاسی اور دینی لحاظ سے بھائی بھائی بن کر رہنے لگ جائیں۔

اپنا وعدہ ۳۱ر جولائی تک سو فیصدی پورا کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدام الاحمدیہ کے اکثر احباب اپنے فرائض کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کیلئے میدان میں اتر رہے ہیں۔ اور ان میں اپنی ذمہ داری کا احساس ترقی کر رہا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے قائدین زعماء اور دیگر عہدہ داران کو یہ معلوم ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد ایک نہایت اہم اور عظیم الشان کام سپرد فرمایا ہے۔ جو نیا آسمان اور نئی زمین بنانے کا ہے۔ اور یہ نیا آسمان اور نئی زمین ساری دنیا میں بنانا ہے۔ اس کا یہ اہم پروگرام جب ہی پورا ہو سکتا ہے۔ جب کہ ہر ایک احمدی کے دل میں اللہ تعالیٰ سے سچا اور پکا تعلق پیدا ہو جائے۔ اور اس کے ہو جانے سے ہر ایک احمدی کے دل میں قربانی۔ وقت کی قدر عقل کی بلندی اور ارادوں اور امنگوں کی وسعت پیدا ہو جائیگی۔ اور ان کا ایمان آگے سے آگے ترقی کے میدان میں بڑھتا چلا جائے گا۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ احباب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتب اور حضور کے خطبات جو قرآن پاک کے حقائق معارف سے لبریز ہیں۔ زیر مطالعہ رکھیں فرمایا:۔

"اس بات کو خوب یاد رکھو کہ قرب الٰہی کے مدارج کی ترقی نوافل کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔ فرائض ادا کرنا انسان کو صرف جہنم سے بچاتا ہے مگر نوافل جنت میں لے جانے کا ذریعہ ہیں۔ پھر فرضوں میں کئی کوتاہیاں ہو جاتی ہیں۔ ان کو پورا کرنے کے لئے ساتھ سنتیں رکھدی گئی ہیں"۔

احباب کو معلوم ہے کہ تحریک جدید کا چندہ تو پہلے دن سے ہی نفلی اور مرضی اور خوشی کا چندہ رہا ہے۔ گو اب کچھ عرصہ سے یہ بھی مثل فرضی چندوں کے مستقل اور لازمی وعدوں کے لحاظ سے ہو گیا ہے مگر باوجود اس کے یہ جنت میں لے جانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ۔

پس اے مومنو!!! سبقت لے جاؤ اپنے وعدوں کے ادا کرنے میں اور کوشش کرو کہ سابقون کے دوسرے دور کی آخری تاریخ ۳۱ر جولائی کا سورج غروب ہونے سے پہلے آپ اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر چکے ہوں اور دل میں خوش ہوں۔ کہ ہم نے اشاعت اسلام کے لئے جو عہد اپنے امام سے کیا تھا۔ اسے بفضل خدا پورا کر دیا۔ اور آپ کے اس اقدام سے وکیل المال تحریک جدید آپ کی اشاعت اسلام میں دی ہوئی رقم

سچے الہام کی دس علامتیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

اوّل: وہ اس حالت میں ہوتا ہے کہ جب کہ انسان کا دل آتش درد سے گداز ہو کر مصفا پانی کی طرح خدا تعالیٰ کی طرف بہتا ہے۔ اسی طرف حدیث کا اشارہ ہے کہ قرآن غم کی حالت میں نازل ہوا۔ لہٰذا تم بھی اسکو غمناک دل کے ساتھ پڑھو۔

دوم: سچا الہام اپنے ساتھ ایک لذت اور سرور کی خاصیت لاتا ہے۔ اور نامعلوم وجہ سے یقین بخشتا ہے۔ اور ایک فولادی میخ کی طرح دل کے اندر دھنس جاتا ہے۔ اور اس کی عبارت فصیح اور غلطی سے پاک ہوتی ہے۔

سوم:۔ سچے الہام میں ایک شوکت اور بلندی ہوتی ہے۔ اور دل پر اس سے مضبوط ٹھوکر لگتی ہے۔ اور قوت اور رعب ناک آواز کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے۔ مگر جھوٹے الہام میں چوروں اور مخنثوں اور عورتوں کی سی دھیمی آواز ہوتی ہے۔ کیونکہ شیطان چور اور مخنث اور عورت ہے

چہارم: سچا الہام خدا تعالیٰ کی طاقتوں پر اثر اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور ضرور ہے کہ اس میں پیشگوئیاں بھی ہوں۔ اور وہ پوری بھی ہو جائیں

پنجم: سچا الہام انسان کو دن بدن نیک بناتا ہے اور اندرونی کثافتیں اور غلاظتیں پاک کرتا ہے اور اخلاقی حالتوں کو ترقی دیتا ہے۔

ششم: سچے الہام پر انسان کی تمام قوتیں گواہ ہو جاتی ہیں اور ہر ایک قوت پر ایک نئی اور پاک روشنی پڑتی ہے۔ اور انسان اپنے اندر ایک تبدیلی پاتا ہے اور اس کی پہلی زندگی مر جاتی ہے اور نئی زندگی شروع ہوتی ہے۔ اور وہ بنی نوع کی ایک عام ہمدردی کا ذریعہ ہوتا ہے۔

ہفتم: سچا الہام ایک ہی آواز پر ختم نہیں ہوتا۔ کیونکہ خدا کی آواز ایک سلسلہ رکھتی ہے وہ نہایت ہی حلیم ہے۔ جس کی طرف توجہ کرتا ہے اس سے مکالمت کرتا ہے۔ اور سوالات کا جواب دیتا ہے۔ اور ایک ہی مکان اور ایک ہی وقت میں انسان اپنے معروضات کا جواب پا سکتا ہے گو اس مکالمہ پر کبھی فترت کا زمانہ بھی آجاتا ہے۔

ہشتم: سچے الہام کا انسان کبھی بزدل نہیں ہوتا۔ اور کسی مدعی الہام کے مقابلہ سے اگرچہ وہ کیسا ہی مخالف ہو۔ نہیں ڈرتا۔ جانتا ہے کہ میرے ساتھ خدا ہے اور وہ اسکو ذلت کے ساتھ شکست دے گا۔

نہم:۔ سچا الہام اکثر علوم اور معارف کے جاننے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا اپنے ملہم کو بے علم اور جاہل رکھنا نہیں چاہتا۔

دہم:۔ سچے الہام کے ساتھ اور بھی بہت سی برکتیں ہوتی ہیں۔ اور کلیم اللہ کو غیب سے عزت دی جاتی ہے اور رعب عطا کیا جاتا ہے۔

(ضرورت الامام صـ ۱۵-۱۹)

(ناظر رشد و اصلاح ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ھے اور تزکیۂ نفس کرتی ھے

حضور میں پیش کرکے دعا کی درخواست کریگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مومن مخلص کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"جب منہ سے وعدہ کرلو۔ تو پھر خواہ کچھ ہو اسے پورا کرو اور اسے پورا کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے سے دریغ نہ کرو"۔

پس اب آپ کے لئے ایک ہی راستہ ہے کہ اپنا وعدہ ۳۱ر جولائی تک سو فیصدی پورا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ

قابل توجہ

کارکنان نظارت ارشاد و اصلاح

نظارت ارشاد و اصلاح کے کارکنان کو چاہیئے کہ وہ جماعت کے دوستوں کو وقتاً فوقتاً تحریک کرتے رہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور خلفاء سلسلہ نیز دیگر بزرگان سلسلہ کی کتب کا گہرا مطالعہ رکھیں۔ حتیٰ کہ عبارتیں اور حوالہ جات ان کو زبانی یاد ہو جائیں تا عام گفتگو میں موقعہ اور محل کے مطابق خاص عبارت مع حوالہ ذہن کے سامنے آ جائے۔

سلسلہ کی تعلیم اور تاریخ اور دیگر مسائل و تحریکات کے متعلق ان کے معلومات سو فیصدی مکمل ہوں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے بچوں سے حضورؑ کی کتب خود سنا کریں۔ خود ان کو پڑھ کر سنایا کریں۔ نظمیں زبانی یاد کرائیں۔ قطعات اور چارٹ گھروں میں لٹکائے جائیں۔ اپنی نگرانی میں کتب پڑھائیں۔ مساجد میں درس کے طور پر سنائی جائیں۔ اور گاہے گاہے زبانی امتحان بھی لیا کریں۔

کوشش کریں کہ ہر گھر میں کتب سلسلہ کی مکمل لائبریری ہو اور دوستوں میں ایک شوق اور دلچسپی پیدا ہو جائے۔ حقیقت یہ ہے حضور علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ سے انسان کے اندر ایک خاص قسم کی بصیرت پیدا ہوتی ہے۔ ظلمات دور ہوتے ہیں اور روشنی اور نور پیدا ہوتے ہیں بہرحال حقائق و معارف کا ایک خزانہ ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

ناظر ارشاد و اصلاح ربوہ

عازمین حج

چک ۱۹۵ گنگا پور ضلع لائلپور سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں سے حسب ذیل چار احمدی افراد امسال حج کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ یہ انشاء اللہ ۲۳ جون ۱۹۵۶ء کو جہاز ۔۔۔ کے ذریعہ عرب روانہ ہوں گے۔

(۱) چوہدری محمد اسحٰق صاحب (۲) اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد اسحٰق صاحب (۳) اصغر علی صاحب (۴) جنت بیگم صاحبہ بنت رسالدار حاکم علی خانصاحب (یہ خاتون رشتہ میں اصغر علی خانصاحب کی بہن ہیں) احباب جماعت ان سب کی کامیاب مراجعت کے لئے دعا فرمائیں۔

(مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ربوہ میں ایک باموقع مکان قابل فروخت ہے

محلہ دارالرحمت ربوہ میں ایک نہایت ہی باموقع مکان جو دس مرلہ اراضی پر پختہ تعمیر ہے۔ اور جس کی مکانیت تین کمروں اور دیگر ضروریات مکان پر خاطر خواہ مشتمل ہے قابل فروخت ہے۔ احباب اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اس بارہ میں نظارت ہذا سے خط و کتابت فرمائیں۔

ناظر امور عامہ ربوہ

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا ریاض احمد چند دن سے گھر سے بلا اطلاع چلا گیا ہے۔ اس نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا تھا اور وہ پاس ہو گیا ہے۔ ریاض احمد کو چاہیئے کہ وہ جس جگہ بھی ہو فوراً گھر پہنچ جائے۔ محمد حسین جٹ وڑائچ احمدی ساد ہوال گجرات والد ریاض احمد

دعائے مغفرت

میرے دادا میاں عمر بخش صاحب مورخہ ۳۱/۵/۵۶ کی شام کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ مورخہ ۱/۶/۵۶ بروز جمعۃ المبارک ان کو گاؤں میں ہی امانتاً دفن کر دیا ہے۔ گاؤں میں چونکہ ہمارا گھر اکیلا ہی احمدی ہے۔ اس لئے احباب جماعت ان کا جنازہ پڑھ کر ممنون فرمائیں اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

عبدالرحمٰن عزیز خلف چوہدری فتح محمد صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر چک ۹۶/۱۲-ایل براستہ اقبال نگر ضلع منٹگمری

فصل ربیع اور زمیندار جماعتیں

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل سے نئی فصل (ربیع) برداشت ہو رہی ہے اور بہت حد تک برداشت کی جا چکی ہے۔ ہمارے زمیندار بھائیوں کے لئے مستحسن صورت یہی ہے کہ تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے اپنے زندگی چندوں کا حصہ کھلیانوں پر سے ہی الگ کر کے اپنے سیکرٹریان مال کے سپرد کر دیں۔ گھروں میں جا کر ادا کرنے سے ہو سکتا ہے کہ بعض کا نفس مجبوریاں اور معذوریاں پیش کر کے چندہ ادا کرنے میں دقتیں پیش کر دے۔

سیکرٹریان مال سے التماس ہے کہ نہ صرف اس پیداوار کی نسبت سے ہی چندہ وصول کریں جو برداشت کی جا رہی ہے۔ بلکہ دوسری آمدنیاں جن پر ابھی تک چندہ ادا نہ ہوا ہو ساتھ ہی ان کے چندہ کی بھی وصول کریں۔ اور حصہ آمد یا چندہ عام کے علاوہ چندہ جلسہ سالانہ اور تحریک خاص کا بھی خیال رکھیں۔ اور جس قدر چندہ بصورت جنس وصول ہو اس کو فی الفور فروخت کر کے رقم مرکز میں ارسال فرمائیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

ماہ مئی کی ایک خصوصیت

ڈاکٹر، حکماء، وکلاء اور اسی قسم کے پیشہ ور حضرات جو پریکٹس کرتے ہیں کے لئے ماہ مئی آزمائش کا مہینہ ہے۔ ہمیں دیکھنا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت ماہ مئی کی آمد کا بیسواں حصہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے کتنے احباب کی طرف سے مرکز کو آتا ہے۔ مذکورہ بالا حضرات تعمیل ارشاد کے بعد ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعے دفتر ہذا کو اطلاع بھجوا دیں گے تو انشاء اللہ ان کے اسماء حضور کی خدمت میں بغرض دعا پیش کر دیئے جائیں گے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

احباب جماعت چیچہ وطنی توجہ فرمائیں

حسب ذیل پتہ پر بعض ضروری چٹھیاں بھجوائی گئی تھیں جو اس ریمارک کے ساتھ واپس آ گئی ہیں کہ مکتوب الیہ دکان چھوڑ کر چلا گیا ہے۔

مکرم میاں محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال غلہ منڈی چیچہ وطنی۔ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری

اگر میاں صاحب خود یا کوئی اور دوست جو ان کے صحیح پتہ سے واقف ہوں۔ اعلان ہذا کو ملاحظہ فرمائیں تو دفتر ہذا کو صحیح صورت حال سے مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ وکیل المال تحریک جدید ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرا تایازاد بھائی عزیز منظور احمد عرصہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب کرام مریض کی کامل شفایابی اور دین و دنیا میں ترقی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

زرتشت منیر احمد جماعت نہم (۷) تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔

(۲) میرا لڑکا عزیزم مبشر احمد قریباً دو ماہ سے بیمار ہے اور بے حد کمزور ہو گیا ہے احباب عزیز کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کیلئے دعا فرمائیں۔ بشیر احمد کاٹھ گڑھی سرگودھا

(۳) میرے والد محترم میاں فضل کریم صاحب پراچہ کافی عرصہ بیکار رہنے کے بعد اب ربوہ میں کاروبار شروع کر رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کاروبار میں بھی برکت دے اور زیادہ سے زیادہ سلسلہ کی خدمت کا موقعہ ملے۔ آمین۔

سلیم احمد پراچہ بھیرہ رلّا رام بلڈنگ بھیرہ

(۴) میرے والد محترم محمد علی صاحب فیروزپوری عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا کرے آمین نیز بندہ کی محکمانہ ترقی ایک سال سے رکی ہوئی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام روکاوٹیں دور فرمائے۔ احمد علی سراج فیروزپوری صدر بازار لاہور چھاؤنی

(۵) کراچی میں خاکسار کی بھاوجہ اور بھتیجا منصور احمد و نعیم احمد مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی شفاء عاجلہ و صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں (ڈاکٹر دین محمد صوفی احمدیہ دارالشفاء گوجرانوالہ)

(۶) خاکسار ہفتہ عشرہ سے بعارضہ پیچش سخت بیمار ہے۔ احباب کرام دردِ دل سے میری صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ملک حسن محمد احمدی قادیانی حال احمد آباد ریاست بہاولپور

نہری پانی کا تنازعہ

پاکستانی وفد کی رپورٹ کے متعلق صوبائی کابینہ کے فیصلہ کا اعلان نہیں کیا جائے گا

لاہور ۱۲ جون - معلوم ہوا ہے کہ اخبارات میں ایک خبر رساں ایجنسی کے حوالہ سے شائع ہونے والی یہ خبر درست نہیں کہ صوبائی حکومت پاکستان اور ہندوستان کے درمیان نہری پانی کے تنازعہ کے سلسلہ میں پاک وفد کی رپورٹ کے متعلق ۱۳ جون کو اپنے فیصلہ کا اعلان کردے گی باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ صوبائی کابینہ اس امر کا فیصلہ کر چکی ہے کہ عالمی بنک نے آب پاشی کے متبادل ذرائع کے بارے میں جو منصوبہ پیش کیا ہے - اس کے بعض پہلوؤں کے متعلق وضاحت طلب کی جائے البتہ اس رپورٹ کا مسودہ تیار ہونا باقی ہے جو اس سلسلہ میں مرکزی حکومت کو پیش کی جائے گی - اس مقصد کے لئے متعلقہ وزیر زادہ عبدالستار کی صدارت میں ایک کانفرنس ہو رہی ہے اور پرسوں صوبائی حکومت رپورٹ کے مسودہ کی منظوری دے دے گی - تاہم اس سلسلہ میں کوئی اعلان نہیں کیا جائے گا -

روزنامہ "سٹیٹس مین" کے نامہ نگار مقیمہ لاہور کی اطلاع کے مطابق حکومت مغربی پاکستان غالباً اس "عظیم تر منصوبہ" کو منظور نہیں کرے گی جو آبپاشی کے متبادل ذرائع مہیا کرنے کی غرض سے عالمی بنک کے ماہرین نے پاکستانی انجینئروں کے مشورہ سے تیار کیا ہے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے اس سلسلہ میں عالمی بنک کے ماہرین کی تجویز منظور کر لی ہے کیونکہ اس سے اسے تینوں مشرقی دریاؤں راوی بیاس اور ستلج کا پانی استعمال کرنے کے حقوق حاصل ہو جاتے ہیں

منصوبہ

معلوم ہوا ہے کہ عظیم تر منصوبہ میں اٹک سے تین میل دور تربیلا کے مقام پر دریائے سندھ پر ایک ڈیم تعمیر کرنے اور دریائے جہلم پر کالاباغ اور من بالا کے مقام پر دو ڈیم تعمیر کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے - ان "ڈیمز" میں سیلابی پانی جمع کر کے اسے موسم سرما کے دوران استعمال کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے - ان ڈیمز پر اخراجات کی تعمیر کا اندازہ لگانا ابھی باقی ہے

منصوبہ میں تجویز پیش کی گئی ہے - کہ دریائے سندھ کے پانی کو ستلج اور راوی کی نہروں میں ڈالنے کیلئے نہریں تعمیر کی جائیں - تاکہ جب ہندوستان مذکورہ دریاؤں کا پورا پانی استعمال کرنے لگے تو مذکورہ نہروں میں پانی کی سپلائی جاری رکھی جا سکے - منصوبہ میں ایک بڑی نہر اٹک کے نزدیک دریائے سندھ کے تقاضے کی تجویز پیش کی گئی ہے جو ایک اور "لنک" کے ذریعے دریائے چناب کو وافر پانی دے گی - صوبائی کابینہ کے نزدیک یہ منصوبہ ناقابل عمل اور انجینئروں کے خیال میں وسیع غیر معمولی اخراجات کا متقاضی ہے جن کا پاکستان متحمل نہیں ہو سکتا -

خیال ہے کہ مرکزی حکومت اس منصوبہ اور اس کے متعلق صوبائی حکومت کی رپورٹ پر ۲۶ جون کو غور کرے گی -

قومی اہمیت کا مسئلہ

ادھر مغربی پاکستان اسمبلی کے ایک رکن مسٹر حبیب اللہ نے صوبائی وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب سے اپیل کی ہے کہ وہ نہری پانی کے تنازعہ پر بحث کرنے کیلئے صوبائی اسمبلی کا ایک اجلاس جتنی جلدی ممکن ہو سکے طلب کریں - انہوں نے کہا ہے کہ یہ مسئلہ مغربی پاکستان کی زرعی اقتصادیات کی زندگی کا مسئلہ ہے - یہ امر حیران کن ہے کہ صوبائی اسمبلی کو ابھی تک اس پر بحث کا موقع نہیں دیا گیا -

افغانستان میں زلزلہ اور طوفان باراں

پشاور ۱۲ جون کل کابل اور مضافات کے بعض علاقوں میں زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے - یہ جھٹکے دو منٹ تک جاری رہے - ہندوکش کے کوہستانی علاقہ میں صبح چار بجے سے نو بجے تک برابر زلزلے محسوس کئے جاتے رہے ہیں - بیشتر علاقوں میں عمارات ٹیلیفون وتار کے کھمبوں اور پلوں کو بھاری نقصان پہنچا ہے - کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی - بامیان میں بھی زلزلہ کے شدید جھٹکوں سے بعض ٹیلیگراف وتار کے کھمبوں اور پلوں کے علاوہ عمارات کو کافی نقصان پہنچا ہے گذشتہ جمعرات کو شمال مغربی افغانستان میں بادوباراں کا زبردست طوفان آیا

درخواست دعا:-

خاکسار کی لڑکی عزیزہ امۃ الوہاب سلمہا اللہ چند ماہ سے بیمار ہے۔ ایکس رے کے نتیجہ پر اسے گلاب دیوی ہاسپٹل لاہور داخل کرانا پڑا ہے۔ احباب کرام و درویشان قادیان کی خدمت میں نہایت الحاح سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے جلد تر کامل شفا بخشے۔ آمین

(خاکسار قاضی محمد عبداللہ عفی عنہ محلہ دار الصدر ربوہ)

وزیر اعظم ستمبر میں چین جائیں گے

ڈھاکہ ۱۳ جون۔ وزیر خارجہ مسٹر حمید الحق چوہدری نے امکان ظاہر کیا ہے کہ وزیر اعظم محمد علی دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شرکت کے بعد لندن سے واپسی پر ستمبر میں چین جائیں گے۔ (پ)

(۱۳) وزیر خارجہ نے جو کل سہ پہر کراچی سے یہاں پہنچے تھے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کے دوران بتایا کہ وزیر اعظم کے دورہ چین کی قطعی تاریخ کا اعلان حکومت چین سے مشورے کے بعد کیا جائے گا۔